اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت: فی پرچہ دو پیسے

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۶ | مورخہ ۶ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۸ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۸۱

ایک پیشگوئی کے خلاف اخبار "اہلحدیث" کی بے بنیاد خیال آرائی

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ مرزا احمد بیگ وغیرہ کے "نقطۂ مرکزی" کی تعیین میں جو افسوسناک ٹھوکر کھائی ہے۔ اور اس ضمن میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باوجود ادعائے واقفیت اپنی ناواقفیت کا جو ثبوت پیش کیا ہے۔ اس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنے اس بے بنیاد دعوے کے اثبات میں کہ اصل غرض اس پیشگوئی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تھی۔ کہ محمدی بیگم صاحبہ سے شادی کی جائے۔ جو حوالجات پیش کئے ہیں۔ وہ بھی ان کے مدعا کو قطعاً ثابت نہیں کرتے:۔

مولوی صاحب نے پہلا حوالہ شہادۃ القرآن سے دیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وہ پیشگوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے۔ بہت ہی عظیم الشان ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں (۱) مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ (۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔ (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح۔ اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں" (صا۸)

مولوی ثناء اللہ صاحب یہ حوالہ نقل کر کے لکھتے ہیں:۔ "ان چھ نمبروں میں سے چھٹا نمبر اصل مرکزی نقطہ ہے۔ یعنی خاتون محترمہ کا مرزا صاحب کے نکاح میں آ جانا"۔

اس حوالہ میں کوئی ایک فقرہ بھی ایسا نہیں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذکورۃ الصدر چھٹے نمبر کو نقطۂ مرکزی قرار دیا ہو۔ بلکہ آپ نے ان نمبروں کو اس پیشگوئی کے اجزاء قرار دیا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ اجزاء اور ہوتے ہیں۔ اور نقطۂ مرکزی اور۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو نکاح آخر میں رکھتے ہیں مگر مولوی ثناء اللہ صاحب اسے مرکزی نقطہ قرار دیتے ہیں۔ گویا مرکزی نقطہ ان کے نزدیک وہی ہوتا ہے۔ جس کا ذکر سب باتوں کے آخر میں کیا جائے۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ مرکزی نقطہ سے مراد وہ محور ہوتا ہے۔ جس کے گرد کوئی چیز چکر لگا رہی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتب میں بار بار تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے اس رشتہ کا خیال تک نہ تھا۔ اور نہ مجھے اس کی کوئی ضرورت تھی۔ خدا نے اولاد بھی عطا کی۔ اولوالعزم فرزند کے تولد کی خوشخبری بھی دی۔ اور تمام ضروریات اپنے فضل سے پوری کر دیں۔ یہ تو محض ایک اقتداری نشان دکھانے کی اس نے صورت قائم کی تھی۔ یعنی اگر وہ یہ رشتہ دینا منظور کر لیں۔ تو خدا تعالےٰ کی رحمت سے حصہ پائیں اور اگر انکار کریں۔ تو غضب کا نشانہ بنیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب ان سب امور کو نظر انداز کر کے لکھتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ اصل غرض آپ کی شادی کرنا ہی تھی؟ اس سے بڑھ کر مغالطہ دہی اور کیا ہو سکتی ہے:۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اصل حال اس عاجز کا یہ ہے۔ کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارۂ غیبی ہوا ہے تب سے خود طبیعت متفکر اور متردد ہے اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں۔ مگر بالطبع طبیعت کارہ ہے"۔ (الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۳ء)

اور فرماتے ہیں۔ "یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے محض بطور نشان کے ہے تا خدا تعالےٰ اس کنبہ کے منکرین کو اعجوبۂ قدرت دکھلاوے"۔ (تتمہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں۔ کہ اصل غرض نشان دکھانا نہیں تھی۔ بلکہ شادی کرنا تھی۔

پھر کیا یہ درست نہیں۔ کہ اس پیشگوئی کے بعض اجزا مولوی صاحب کے نزدیک بھی پورے ہو چکے ہیں۔ مثلاً یہ کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری میعاد کے اندر فوت ہوا۔ اور اپنی دختر کلاں کی شادی تک فوت نہ ہوا۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ داماد مرزا احمد بیگ پیشگوئی کی میعاد میں فوت نہ ہوا۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس نے توبہ کی اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کی۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنی اس سنت کے مطابق کہ وہ وعید کو بدل دیتا ہے اسکی موت کو ٹال دیا۔ اور محمدی بیگم صاحبہ سے نکاح اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب وہ بیوہ ہوتیں۔ چونکہ وہ بیوہ نہ ہوئیں۔ اس لئے نکاح بھی نہ ہوا۔

بہرحال محمدی بیگم صاحبہ کے ساتھ نکاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا اصل مقصود ہرگز نہیں تھا۔ اور ہر وہ شخص جو آپ کی تحریرات کا ضد و تعصب سے الگ ہو کر مطالعہ کرے اسی نتیجہ پر پہنچیگا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ اپریل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور سردرد اور نزلہ کے باعث علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مولوی فاضل پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ۳ اپریل کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشید الدین نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ڈاکٹر نعمت خان صاحب پنشنر کی اہلیہ صاحبہ ۵ اپریل کو بعارضہ فالج بعمرہ ۵۵ سال وفات پاگئیں۔ آج حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

آج مغرب کے بعد تھوڑی دیر سخت آندھی چلی اور کسی قدر بارش بھی ہوئی ؛

نامہ لنڈن

مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن سے یکم تا ۱۲ مارچ کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ چار پانچ ماہ کا ہوا کہ مغربی افریقہ کے ایک شہر اسوکری سے ایک صاحب کا خط آیا تھا۔ جس کے جواب میں ان کو تحفہ شہزادہ ویلز کی تین کاپیاں اور احمدیت اور کچھ اشتہارات بھیجے گئے۔ انہوں نے وہ کتابیں خود بھی مطالعہ کیں۔ اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ پھر خط لکھا کہ بہت سے دوست اسلام کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ چنانچہ پھر ان کو ایک تبلیغی خط مع ۱۲ عدد بیعت فارم کے بھیجا گیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے اپنے سمیت ۱۲ اشخاص کے بیعت فارم پُر کر کے بھیجدیئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ ہم اس وقت تیس ممبر ہو گئے ہیں۔ اسلامی نماز کی کتاب مانگی ہے۔ جس کی چند کاپیاں بھیج رہا ہوں۔ اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کو سالٹ پانڈ ان نومبائعین کے متعلق لکھ رہا ہوں۔ الحمد للہ

ایک صاحب مسجد میں آئے جن سے قرآن و انجیل کے مقابلہ پر تین گھنٹہ گفتگو ہوئی ڈینی ہائی اسٹریٹ میں ایک رومن کیتھولک عورت تقریر کر رہی تھی جس کے ساتھ انجیل کے الہامی ہونے کے متعلق سوال و جواب کا موقعہ ملا ؛

علاوہ نومسلموں کی تعلیم و تربیت۔ اور درس و تدریس کے ایام زیر رپورٹ میں روٹری کلب میں لیکچر دیا مضمون پڑھنے کے بعد سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ پریذیڈنٹ جلسہ جو عیسائی تھے۔ مجھے جلسہ کے بعد اپنے مکان پر لے گئے۔ اور وہاں تبلیغی گفتگو ہوتی رہی ؛ (مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ)

اخبار احمدیہ

شکریہ احباب :- میں اپنے ان احباب کا جو میری بیماری کے متعلق میرے ساتھ اظہار ہمدردی فرماتے رہے ہیں بے حد ممنون ہوں میری حالت بدستور ہے۔ اور میں اپنے احباب کی مزید دعاؤں کا بے حد محتاج ہوں۔ امید ہے احباب مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ خاکسار شیخ احمد از سیالکوٹ

ولادت :- صوبیدار مظفر خان صاحب برہما کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا نیز میاں نبی محمد صاحب گھوگھیاٹ کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ دعائے مغفرت: میری والدہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں ۲۸ فروری کو انتقال کر گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ سلطان علی بجوچک ضلع گوجرانوالہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۴ اپریل ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

416	Abdal Amidir	Lagos Africa
417	Abdul Karim	"
418	Abdal Karim S/o Belo	"
419	Abdal Salam	"
420	Mohammad Amin	Sumatra.
421	Syarifah	"
422	A. Roohman	"
423	Harrnna Dasau	"

تمام احمدیہ انجمنیں فوراً توجہ کریں

تمام مقامی و پراونشل انجمنوں کو اس اعلان کے ذریعہ ہدائت کی جاتی ہے کہ نئے عہدہ داروں کا انتخاب ان قواعد و ضوابط کے ماتحت جو بالتفصیل اخبار الفضل مجریہ ۱۷ مارچ و ۲۹ مارچ میں شائع کئے گئے ہیں فوراً ہونا چاہیئے۔ اور انتخابات کی فہرستیں ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء تک یعنی ایک ہفتہ کے اندر اندر نظارت ہذا میں پہونچ جانی چاہئیں۔ بعض انجمنوں کو یہ غلط فہمی لگی ہوئی ہے۔ کہ چونکہ ان کے عہدہ دار آج سے چھ ماہ یا ایک سال یا دو سال پہلے مقرر ہوئے ہیں۔ اس لئے تاریخ تقرری سے وہی تین سال تک کام کریں گے۔ اور کہ انہیں فی الحال عہدہ داروں کا نیا انتخاب کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر ان کا یہ خیال درست نہیں ہے لہذا اس اعلان کے ذریعہ یہ بات واضح کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک پراونشل اور مقامی انجمن کے عہدہ داروں کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء کو ختم ہے۔ خواہ اس کے عہدہ دار گذشتہ تین سال سے مقرر ہوں یا تین سال کے کسی حصہ میں مقرر ہوئے ہوں۔ اس لئے تمام انجمنوں میں بلا استثناء احدے نئے عہدہ داروں کا انتخاب فوراً ہونا چاہیئے۔ اور انتخابات کی فہرستیں ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء تک لازماً نظارت ہذا میں پہونچ جانی چاہئیں۔ کیونکہ نظارت ہذا چاہتی ہے۔ کہ ۳۰ اپریل ۳۸ء تک تمام نئے عہدہ داروں کی منظوریاں شائع کر دی جائیں۔ تا وہ یکم مئی ۳۸ء کو موجودہ عہدہ داروں سے اپنے اپنے کاموں کا چارج لے سکیں۔ مگر یاد رہے کہ ۳۰ اپریل ۳۸ء کے بعد بھی جب تک کسی انجمن کے نئے عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو۔ یا بذریعہ خط منظوری کی اطلاع نہ دی جائے تو ایسی انجمن میں تا اطلاع منظوری موجودہ عہدہ دار ہی بدستور کام کرتے رہیں گے۔ اور انہیں کام سے دستبرداری کا حق نہیں ہے ؛

ناظر اعلےٰ قادیان

شیخ عبدالرحمن صاحب ایبٹ آباد کی اہلیہ صاحبہ وفات پاگئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ دعائے نعم البدل: میرا لڑکا عزیز حفیظ احمد بعمر ۸ ماہ ۱۹ مارچ کو وفات پاگیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ [illegible]

اَلکِتَابُ وَالحِکمَۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۱۲۷ - عربی ام الالسنہ ہے

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ - ہم نے ہر رسول کو اُسی زبان میں رسالت اور وحی بھیجی جو اس کی قوم کی زبان تھی - چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا کی ہر قوم اور ہر ملک کے لئے رسول تھے - اس لئے ان کو وحی رسالت اس زبان میں ہوئی جو ہر قوم اور ہر ملک کی ابتدائی اور اصلی اور مشترکہ زبان تھی - لہٰذا عربی ام الالسنہ ہے ؛

۱۲۸ - مکر اور کید

ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین - مکر عربی میں تدبیر اور تجویز کو کہتے ہیں - جو اچھی بھی ہوتی ہے - اور بُری بھی - خدا نے اپنی تدبیر کو خیر الماکرین کے لفظ سے ظاہر کیا ہے - یعنی وُہ عُمدہ اور اچھی تدبیر کرنے والا ہے - اور اس کی تدبیر بدی کو دُور کرنے والی - اور سراسر خیر و برکت ہے - بُرے مکر کو جو کفار کرتے ہیں - ان کو مکر السیّئ کہا ہے - یہ دونوں مکر اس آیت سے واضح ہیں - فانظر کیف کان عاقبۃ مکرھم انا دمرنا ھم وقومھم اجمعین - یعنی ان کے مکر کا انجام کیا ہُوا - ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر دیا ؛

کید کے معنے ہیں - جنگ - مقابلہ کوشش - حیلہ - تدبیر - اور یہ بھی اچھی بری دونوں ہوسکتی ہیں - خدا نے اپنے کید کو متین کہا ہے (واملی لھم ان کیدی متین) کیا متین کوئی اوچھی اور چالاکی کی حرکت ہوسکتی ہے ؟ بُرا کید تو خدا تعالےٰ کو اتنا ناپسند ہے کہ فرماتا ہے - ان اللہ لایھدی کید الخائنین - مخالفین انبیاء ہر طرح کے حیلوں اور کوششوں سے ان کو ہلاک اور ذلیل کرنا چاہتے ہیں - مگر ان کی سب تدابیر اور چالیں اُلٹی پڑتی ہیں فرعون نے موسےٰ اور بنی اسرائیل کے ہلاک کرنے کو ایک مکر کیا تھا - اس کا جوابی مکر خدا کی طرف سے یہ ہُوا کہ وُہ اور اس کا لشکر خود غرق ہوگئے خدائی مکر و تدبیر اور کید و جنگ کے نمونے کے لئے یوسف کا قصہ - ہجرت کا قصہ - فتح مکہ کا قصہ - موسےٰ کی نجات کا قصہ - نوح ؑ کی نجات کا قصہ قرآن مجید میں مذکور ہیں ؛

32

۱۲۹ - نسیان

خدا تعالےٰ نے یہ لفظ اپنے متعلق بھی منسُوب کیا ہے - محکم آیت جس کے ماتحت اس کے معنی ہوں گے - یہ ہے لایضل ربی ولا ینسٰی یعنی خدا تعالےٰ کبھی نہیں بھولتا - اب اس محکم آیت کو مضبوط پکڑ کر اور خدا کی ذات کو ہر عیب اور کمزوری سے پاک سمجھ کر ہم باقی آیتوں کے معنے کرسکتے ہیں - نسَاءٌ کے معنے علاوہ بھلانے کے تاخیر میں ڈال دینے کے بھی ہیں - جیسے کہ انما النسیٓئ زیادۃ فی الکفر کا ترجمہ یہ ہے - کہ مہینوں کا آگے پیچھے کر لینا - زمانہ کفر کی ایک زیادتی ہے - اسی طرح آیتوں کے نسیان سے یہی مراد ہوسکتی ہے - کہ ہم بعض آیات کو مقدم موخر کر دیتے ہیں - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی - تو حضور بعض آیات کو پہلے نازل شدہ آیات کے آگے لگا دیتے تھے بعض کو ایسی آیات کے پہلے یا درمیان میں داخل کر دیتے تھے بموجب ترتیب خدائی کے - چنانچہ سب سے آخری آیت جو آپ پر نازل ہوئی - حضور ؐ نے اس کو سورۂ بقرہ کے اندر داخل کر دیا (واتقوا یوماً ترجعون فیہ الی اللہ) دوسرے معنے نسیان کے انا ننسینا کم میں ہیں یعنی ترک کنا کم - یہاں بھُول کے معنے ہو ہی نہیں سکتے - کیونکہ متکلم خود خدا تعالےٰ ہے - پس جب ایک مخاطب سے بات چیت ہو رہی ہو - تو اس وقت بھولنا چہ معنی دارد - مطلب یہ ہے - کہ تم کو اتنا لمبا عذاب ہوگا - کہ تمہیں یہ خیال ہوگا - کہ ہم کو دوزخ میں ڈال کر گویا خدا بھول گیا - اور جس طرح بھُولی ہوئی چیز کی طرف توجہ نہیں جاتی - اسی طرح تمہاری طرف توجہ نہیں کی جائے گی - نسوا اللہ فنسیھم کے معنے ہُوئے کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا - تو خدا نے بھی ان کو چھوڑ دیا ؛

تیسرے اگر بالفرض واقعی بھُول کے معنے بھی لئے جائیں - تو یہ معنے ہُوئے - کہ انہوں نے خدا کو بُھلا دیا - تو خدا نے بھی ان کو اس بھلانے کی سزا دی - جو گناہ ہو - اس کی سزا کو بھی عربی زبان میں انہی الفاظ میں بیان کرتے ہیں - ایک نیا حوالہ اس کے متعلق اقرب الموارد میں مَیں نے دیکھا ہے یہ حَسَدَ کے لفظ کے نیچے لکھا ہے - جہاں مصنف کہتا ہے (حَسَدَنِیَ اللہ اِن کنتُ اَحسُدُکَ) اے عاقبنی علی الحَسَدِ - یعنی یہ ضرب المثل ہے کہ کہا کرتے ہیں - اگر میں تیرے ساتھ حسد کروں - تو خدا مجھ سے حسد کرے - یعنی خدا مجھے حسد کی سزا دے -

۱۳۰ - استہزاء

اللہ یستھزی بھم (۱) یہ کلام انما نحن مستھزءون کا جواب ہے - یعنی یہ لوگ کہتے ہیں - کہ ہم تمسخر کرتے ہیں - اللہ ان کے تمسخر کی سزا ان کو دے گا - (۲) دوسرے معنے یہ ہیں - کہ ہم ان کو خفیف بنانے والے ہیں - ھزء کے معنے ہیں خفیف - یہ ٹھٹھے کا لازمہ ہے - مطلب یہ کہ اللہ ان کو ذلیل کرے گا - مثلاً زید - بکر سے کوئی تمسخر کی بات کرے جب بکر اس بات سے ناراض ہو - تو زید کہے - کہ بھائی میں نے تو ہنسی کی تھی - اس پر بکر ناراض ہو کر زید کو دو تھپڑ لگا دے - اور کہے - کہ بھئی میں بھی ہنسی ٹھٹھہ میں یہ لگا دیتا ہوں - اب بکر نے جو سزا دی - وُہ ہنسی میں نہیں دی - بلکہ ناراضگی سے دی - وُہ زید کی طرح مذاق نہیں کر رہا تھا - مگر کہا اس نے بھی - کہ لو یہ میری ہنسی ہے - کیونکہ دراصل وہ زید کی ہنسی کی سزا تھی - پس کسی جرم کی سزا کو بھی انہی الفاظ میں اظہار کر دیتے ہیں - جن میں خود وُہ جرم ظاہر کیا جاتا ہے - خواہ وہ اس رنگ کی نہ ہو - خدا کی طرف ہنسی ٹھٹھہ کو اس لئے منسُوب نہیں کرتے - کہ وُہ خدا کی شان کے مخالف ہے - قال معاذ اللہ ان اکون من الجاھلین سے واضح ہے کہ جب پیغمبر بلکہ عام انسانوں کے لئے بھی ٹھٹھہ بازی جہل کی علامت ہے - تو خدا کی مقدس ذات کی طرف اسے کیونکر منسُوب کیا جاسکتا ہے -

۱۳۱ - خدا کی کرسی

عرش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت تفصیل سے بحث کی ہے - رہی کُرسی - سو اس کے معنے خود قرآن نے کر دیئے ہیں - یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیٔ من علمہٖ الا بما شاء وسع کرسیہ السماوات والارض (بقرہ) یعنی خدا تعالےٰ انسانوں کا اگلا اور پچھلا سب علم رکھتا ہے - اور وُہ اس کے علم پر کچھ بھی احاطہ نہیں کرسکتے - سوائے اتنے علم کے جتنا وُہ چاہے - بلکہ اس کی کُرسی (یعنی علم) نے تو تمام آسمانوں اور ساری زمین کا احاطہ کر رکھا ہے - اب یہاں کرسی اور کے کہنے کی حاجت ہی نہیں - آیت خود ہی کُرسی کے معنے علم کے کر رہی ہے پہلے انسانی علم کے احاطہ کا ذکر ہے - پیچھے خدائی علم کے احاطہ کا ذکر ہے - واضح ہو کہ قرآن شریف بہت سے مقامات پر خود اپنے معنے اسی طرح کیا کرتا ہے - اور اپنی آپ تفسیر کرتا

پارسی مذہب کے متعلق ضروری معلومات

ایران جب مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوا تو اس وقت ایران میں پارسی مذہب رائج تھا۔ لیکن اسلام کی حقانیت نے جلد ہی اس مذہب پر غلبہ پالیا۔ اور اسلام کی روشنی کے سامنے یہ زیادہ عرصہ تک نہ ٹھہر سکا۔ جن معاندین اسلام نے اسلام کی اشاعت کو کسی قسم کے جبر پر محمول کیا ہے۔ وہ ان کی اسلام سے دشمنی اور بغض کی وجہ سے ہے۔ درحقیقت یہ ہے کہ جس جس ملک میں بھی آفتاب اسلام نے ضیا پاشی کی۔ وہ اس کی اپنی مساوات اور مذہبی آزادی کی مقناطیسی کشش تھی۔ نہ کہ کسی قسم کا جبر و تشدد خود ایران میں پارسیوں کو اس زمانہ میں اسلام سے قبل کئی ایک مصائب و شدائد کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ لیکن مسلمانوں نے اسے فتح کرنے کے بعد پارسیوں کو ہر طرح مذہبی آزادی دی۔ اور ان کے ساتھ رواداری کا برتاؤ کیا۔ مورخین نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے۔ چنانچہ "پریچنگ آف اسلام" کے مصنف نے اپنی تصنیف میں اس امر کا بالوضاحت اعتراف کیا ہے۔ کہ مسلمانوں سے پیشتر ایران میں پارسیوں کو ایسی آزادی ہرگز حاصل نہ تھی۔ جو مسلمانوں کے ایران میں آنے سے ان کو حاصل ہوئی۔ اور اسلام کی رواداری کے باعث ہی یہ لوگ اسلام میں شامل ہوتے گئے۔ اور آخر تمام ملک میں اسلام پھیل گیا۔ غرض متعصب سے متعصب مورخین نے بھی یہ اقرار کیا ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت میں کسی قسم کے جبر و تشدد کا دخل نہیں بلکہ وہ اپنی عالمگیر رواداری کے باعث دنیا میں مقبول ہوا ہے۔

پارسیوں کے مختصر حالات

پارسی حضرت زرتشت ؑ کے پیرو ہیں۔ ان کی مقدس اور متبرک کتاب اوستا ہے۔ دنیا میں پارسیوں کی تعداد دو لاکھ کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ ایران میں یہ لوگ کرمان یزد اور طہران میں پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں ان کی زیادہ تر تعداد احاطہ بمبئی اور گجرات (کاٹھیاوار) کے علاقہ میں ہے۔ یہ لوگ ہندوستان میں قریباً ۷۱۰ء میں آئے تھے۔ شروع شروع میں ریاست بڑودہ کے راجہ نے ان کو پناہ دی۔ یہ لوگ کافی عرصہ تک اس ریاست میں پناہ گزیں رہے۔ اور امن کی زندگی بسر کرتے رہے بعض ان میں سے بغرض تجارت ریاست سے نکلکر گجرات اور بمبئی کی طرف چلے گئے۔ اور وہیں آباد ہو گئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ان ہر دو جگہوں میں ان لوگوں کی آبادی زیادہ پائی جاتی ہے۔

پارسیوں کے بعض عقائد

پارسیوں کے بعض عقائد اسلامی عقائد سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً پارسیوں کا ایک یہ عقیدہ ہے۔ کہ انسان کی زندگی دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ یعنی ایک وہ زندگی جو اس مادی دنیا میں انسان بسر کرتا ہے۔ اور دوسری وہ جو بعد الموت شروع ہو گی۔ پارسیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ انسان کے تمام اعمال جو وہ دنیا میں کرتا ہے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اگر انسان کے نیک اعمال برے اعمال کی نسبت زیادہ ہوں گے۔ تو وہ شخص سیدھا جنت میں جائے گا۔ برخلاف ازیں اگر برے اعمال نیک اعمال پر حاوی ہوں گے۔ تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

"مقدس آگ"

پارسیوں میں زیادہ تر لوگ ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو آگ۔ پانی۔ مٹی اور اجرام فلکی مثلاً چاند اور دیگر ستاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کے بزرگ شروع میں جب ایران سے بھاگ کر ہندوستان آئے۔ تو وہ اپنے ساتھ اس "مقدس آگ" میں سے جو ایران کے آتشکدہ میں ہزاروں سال سے جلتی آ رہی تھی چند انگارے لیتے آئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہی آگ اب تک بمبئی میں پارسیوں کے آتشکدہ میں جل رہی ہے۔ پارسیوں کا خیال ہے۔ کہ اس آگ کو جلے ہوئے قریباً ساڑھے تین ہزار سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

پارسیوں کا مردہ

ان لوگوں میں جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کی لاش کو شہر سے باہر ایک مخصوص جگہ میں چھوڑ آتے ہیں۔ گویا لاش کو چیلوں۔ گدوں اور دیگر مردار خوار جانوروں کے حوالے کر آتے ہیں۔ اس امر کے متعلق بعض لوگوں کے استفسار کے جواب میں پارسیوں کی طرف سے کہا گیا۔ کہ انسان کے جسم سے جب روح نکل جاتی ہے۔ تو چونکہ جسم ایک نجس اور پلید شے باقی رہ جاتی ہے۔ اس لئے ہم اس پلید اور نجس چیز کو آگ۔ پانی یا مٹی وغیرہ مقدس عناصر میں نہیں ڈالتے اسی نظریے کے ماتحت یہ لوگ اپنے مردوں کو نہ زمین میں دفن کرتے ہیں۔ نہ سمندر میں پھینکتے ہیں۔ اور نہ نذر آتش ہی کرتے ہیں۔ پہلے تو یہ لوگ لاش کو شہر سے باہر کھلے میدان میں چھوڑ کر واپس آ جاتے تھے۔ مگر اب کچھ عرصہ سے ان لوگوں نے شہر سے باہر ایسی مخصوص جگہوں پر ایک خاص قسم کے برج تعمیر کروائے ہیں۔ جنہیں انگریزی میں Towars of Silence یعنے مینار خموشاں کہتے ہیں۔ یہ مینار گول ہوتے ہیں۔ جنکا محیط قریباً دو صد سے تین صد فٹ تک ہوتا ہے۔ اور اونچائی تیس سے چالیس فٹ تک مگر ان کے اوپر چھت نہیں ہوتی۔ مینار کے اندر لوہے کا جنگلہ لگا ہوتا ہے۔ جس میں لاشوں کو رکھنے کے لئے مختلف طاقچے بنائے جاتے ہیں۔ ان میں چھوٹے بچوں۔ بڑوں اور عورتوں کی تمیز رکھی جاتی ہے۔ مردہ کی لاش کو ان طاقچوں میں سے کسی ایک میں جو اس کے مناسب حال ہو رکھ دیتے ہیں۔ اور کفن اتار کر میت کو بالکل ننگا کر دیتے ہیں۔ چیلیں اور گدھیں مینار پر پہلے سے ہی منتظر بیٹھی ہوتی ہیں وہ آ کر لاش کو نوچنا شروع کر دیتی ہیں۔ لاش کو اٹھا کر طاقچوں میں رکھنے کے لئے چند آدمی مخصوص ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ان کے بغیر اگر لاش کی ہڈیوں کو کوئی دوسرا دیکھے۔ تو پارسیوں کے عقیدہ میں وہ ابدی لعنت کے نیچے آ جاتا ہے۔ لاش کو مینار میں لے جانے سے پیشتر یہ لوگ جنازہ پڑھتے ہیں بعد ازاں تک سوائے ان چند ایک مخصوص آدمیوں کے کوئی دوسرا نہیں جا سکتا۔ حتے کہ میت کے کسی رشتہ دار کو بھی اجازت نہیں ہے۔

نذیر احمد آف میانی

مسلمان اور سود

چونکہ اسلام میں نہ صرف سود لینے کی بلکہ دینے کی بھی سخت ممانعت ہے۔ سودی لین دین کرنیوالوں کے متعلق خدا تعالےٰ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا ہے کہ ایسے لوگ کبھی کامیابی اور خوشحالی کا منہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ اس لئے کوئی مسلمان کہلا کر سودی کاروبار میں کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ ناکامی اور نامرادی اس کے لئے لازمی ہے۔

اس کی تازہ مثال "مسلم بنک" کی ناکامی ہے یہ ان لوگوں کا واحد بنک تھا جو مسلمان کہلاتے ہوئے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں سودی لین دین کے سوا کام نہیں چل سکتا اور واحد بنک تھا۔ لیکن حال میں اس نے اپنا کاروبار بند کر کے لوگوں کو امانتیں واپس کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ اس سے ان مسلمانوں میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے جنکا روپیہ اس میں داخل تھا۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اگر بنک اپنا کام جاری نہ رکھ سکا۔ تو اس کے امانت دار اور حصہ دار تباہ ہو جائینگے۔

ہجری سے سنہ عیسوی معلوم کرنیکا آسان طریق

موجودہ زمانہ کے ہیئت دان مشورہ دیتے ہیں کہ محرم - ربیع الاول - جمادی الاول - رجب - رمضان اور ذیقعدہ کے دن اگر تیس ۳۰ شمار کر لئے جائیں - اور بقیہ مہینے کے انتیس ۲۹ - یا بالفاظ دیگر طاق مہینوں کے تیس دن اور جفت مہینوں کے انتیس - تو خاتمۂ سال پر حساب میں غلطی نہیں پڑے گی - یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے - کہ رویتِ ہلال سے قطع نظر کر لی جائے -

مندرجہ ذیل حساب سے ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ فلاں ہجری قمری سال عیسوی شمسی حساب کے مطابق کب شروع ہوا تھا - یا کب شروع ہوگا -

۱ - جس قمری سال کا آغاز معلوم کرنا ہو اسے نو لاکھ ستر ہزار دو سو چوبیس سے ضرب دو

۲ - حاصل ضرب میں دائیں جانب سے شمار کر کے چھٹے عدد کے بعد اعشاریہ کا نشان لگا دو

۳ - اس کے بعد اس کسر میں (۶۲۱ر۵۷۷۴) چھ سو اکیس اعشاریہ پانچ سات سات چار جمع کرو -

۴ - حاصل جمع میں جو صحیح عدد ہوگا وہی عیسوی سال ہوگا -

۵ - صحیح عدد جو معلوم ہو چکا ہے - دور کر کے باقیماندہ کسر کو (۳۶۵) تین سو پینسٹھ سے ضرب دو -

(۶) حاصل ضرب کا صحیح عدد = تعداد ایام بعد از یکم جنوری سنہ عیسوی جبکہ قمری سال شروع ہوگا -

مثال کے طور پر اگر ہم یہ معلوم کرنا چاہیں - کہ ۱۳۵۷ھ سنہ عیسوی کے مطابق کس دن شروع ہوا تھا - تو مندرجہ بالا حساب کی رو سے اس کو اس طریق پر معلوم کرینگے

(۱) ۱۳۵۷ × ۹۷۰۲۲۴ = ۱۳۱۶۵۹۳۹۶۸

(۲) ۱۳۱۶ر۵۹۳۹۶۸

(۳) ۱۳۱۶ر۵۹۳۹۶۸ + ۶۲۱ر۵۷۷۴ = ۱۹۳۸ر۱۷۱۳۶۸

(۴) حاصل جمع میں صحیح عدد ۱۹۳۸ ہے - گویا عیسوی سال ۱۹۳۸ ہے

(۵) ۱۹۳۸ر۱۷۱۳۶۸ میں سے جب صحیح عدد ۱۹۳۸ دور کر دیا - تو باقیماندہ کسر ۰ر۱۷۱۳۶۸ رہ گئی -

۰ر۱۷۱۳۶۸ × ۳۶۵ = ۶۲ر۵۴۹۳۲۰

(۶) حاصل ضرب کا صحیح عدد ۶۲ ہے - گویا یکم جنوری ۱۹۳۸ء کے ۶۲ دن بعد ۱۳۵۷ھ شروع ہوا تھا -

جواب = ۱۳۵۷ھ - ۳ر مارچ ۱۹۳۸ء کو شروع ہوا تھا -

خاکسار رفیع الزماں مضطر از قادیان

33

اعلان تحقیقاتی کمیشن

جملہ ممبر صاحبان تحقیقاتی کمیشن کی خدمت میں اطلاعاً عرض کیا جاتا ہے - کہ کمیشن کا اجلاس مورخہ ۱۳ - ۱۴ر اپریل ۱۹۳۸ء بروز بدھ و جمعرات قادیان میں منعقد ہوگا - تمام ممبر صاحبان مہربانی فرما کر ٹھیک ۹ بجے صبح حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی کوٹھی الصفہ میں تشریف لے آئیں - امید ہے کہ کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے بلا کسی خاص عذر کے کوئی دوست غیر حاضر نہ ہوں گے ؛

خاکسار :- غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

تھیوسافیکل لاج لکھنؤ میں ”احمدیت“ پر تقریر

لکھنؤ - ۴ر اپریل ۱۹۳۸ء (بذریعہ ڈاک) تھیوسافیکل لاج لکھنؤ میں کل شام ایک گھنٹہ مولوی عبدالمالک خاں صاحب احمدی مبلغ نے لاج کی دعوت پر ”احمدیت“ پر تقریر کی - سامعین میں خصوصیت سے قابل ذکر حسب ذیل اصحاب تھے

۱ - آنریبل پنڈت اقبال نرائن گرٹو - وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی -

۲ - پنڈت تربھون ناتھ تُشو پوری سابق دیوان اودے پور سٹیٹ لکھنؤ -

۳ - مسٹر ایم - این چک بیرسٹر ایٹ لاء لکھنؤ

۴ - ڈاکٹر شیام منوہر لال ریٹائرڈ سول سرجن لکھنؤ -

۵ - مسٹر بینی پرشاد کھٹناگر - ایم - اے - ایل - ٹی ہیڈ ماسٹر امین آباد ہائی سکول لکھنؤ

۶ - مسٹر آر - این سری واستو (۷) مسٹر این - ایل سری واستو -

۸ - منشی رام پرشاد صاحب بی - اے (علیگ) پی - ای - ایس

تقریر کا ماخذ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف لطیف ”احمدیت“ تھا - حاضرین نے پوری توجہ اور شوق سے برابر ایک گھنٹہ تقریر کو سنا - اختتام پر صدر جلسہ نے کہا - تقریر کے اندر خاص طور پر قابل ذکر امور یہ ہیں - کہ احمدیت خدا کے ہر فرستادہ کی عزت و تکریم کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے - اور اپنے مذہب کی اشاعت دلائل سے نہ کہ کسی قسم کے جبر سے سکھاتی ہے صاحب صدر نے بیان کیا کہ جماعت احمدیہ سے لاج کو دیرینہ واقفیت ہے - اور وقتاً فوقتاً نمائندگان جماعت کی تقاریر سے مستفید ہونے کا موقع ملتا رہا ہے - حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اور تھیوسافیکل سوسائٹی کے درمیان دیرینہ اور نہایت خوشگوار تعلقات قائم ہیں - مثلاً کئی سال کا عرصہ ہوا - کہ سوسائٹی کے ممبر پروفیسر کمار صاحب کو جماعت احمدیہ لکھنؤ نے اس تقریر پر ایک طلائی تمغہ پیش کیا تھا - جو پروفیسر صاحب نے جلسہ سیرۃ النبیؐ لکھنؤ میں کی تھی -

صاحب صدر نے بتایا کہ احمدیت کے زرّین اور عالمگیر اخوۃ پر مبنی اصول سے وہ بخوبی واقف ہیں - اور کہ انہوں نے متعدد کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مطالعہ کیا ہے - اور ان کے اکثر تلامذہ سے گفتگو کے دوران میں معلومات بہم پہنچتی رہی ہیں

صاحب صدر نے خواہش ظاہر کی کہ آئندہ جماعت احمدیہ ان کے پلیٹ فارم سے مختلف علمی و مذہبی مضامین پر تقاریر کر کے ان کے لاج کو مستفید کرتی رہیں گی - کیونکہ جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز سوسائٹی کی طرح علمی رنگ میں دلائل سے غلبہ پانا ہے - نہ کہ جھگڑے اور فساد سے ؛ خاکسار سید ارتضیٰ علی از لکھنؤ

ڈھاکہ میں یوم التبلیغ

ڈھاکہ ”بنگال“ کی جماعت انصار اللہ نے ایک ٹریکٹ بنگالی میں یوم التبلیغ کے لئے خاص طور پر تیار کیا - جس کا نام یوگا اوتار رکھا - اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوؤں کے لئے کرشن اوتار گیتا اور مہا بھارت کے حوالجات سے ثابت کیا - اور یوم التبلیغ کو ہمارے احباب نے باوجود موسم خراب ہونے کے ڈھاکہ اور نرائن گنج کے تعلیم یافتہ احباب میں خوب تقسیم کیا - ہندوؤں نے ہر جگہ ٹریکٹ کو ادب سے لیا - علاوہ اس ٹریکٹ کے ہم نے وہی ہمارا کرشن“ اور ہندوستان کی نجات نام کے بنگالی کے ٹریکٹ تقسیم کئے ؛ مظفر الدین بی - اے مبلغ ڈھاکہ

ایک مخلص احمدی خاتون کا انتقال

میری حقیقی بھتیجی عزیزی غلام فاطمہ جو میرے بیٹے مرزا محمد شریف بیگ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بورسٹل جیل لاہور کی اہلیہ ہونے کی وجہ سے میری بہو بھی تھی ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ احتباس طمث بیمار رہتی۔ ہر قسم کے علاج معالجے کرائے گئے۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اب چند ماہ سے تکلیف بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اس کے متعلق ڈاکٹری مشورہ یہ تھا۔ کہ آپریشن کر دیا جائے۔ چنانچہ مرحومہ کو برائے آپریشن لیڈی اچیسن ہسپتال لاہور داخل کیا گیا۔ ۲۴ مارچ بروز جمعرات بوقت ۹½ بجے صبح لیڈی ڈاکٹر مس اچیسن صاحبہ نے آپریشن شروع کیا۔ دوران اپریشن میں ہی مرحومہ جاں بحق ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

قبل اپریشن جب کہ مرحومہ کو اپریشن روم میں لایا گیا۔ تو ایک لیڈی ڈاکٹر مس حشمت صاحبہ نے پوچھا۔ کسی عزیز کے ملنے کی خواہش ہے۔ اس پر جواب دیا۔ کہ اس وقت مجھے صرف مولا کریم یاد ہے۔ مرحومہ نہایت خلیق۔ نیک مخلص احمدی اور نہایت پابندی سے چندہ دینے والی تھی۔ اپنی تمام عمر میں پابند صوم و صلوٰۃ اور ہمیشہ قرآن مجید کی تلاوت باقاعدہ کرتی رہی۔ نہایت مہمان نواز اور مسکینوں کی پرورش کرنے والی تھی۔ اپنے حلقہ میں نہایت ہردلعزیز تھی۔ علمی شغل رکھنے کی وجہ سے چھوٹے بچوں کو درس تدریس بھی دیا کرتی تھی۔ اس ناگہانی مفارقت پر ہمیں سخت صدمہ پہنچا ہے۔ احباب سے گزارش ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ کہ اللہ کریم اس کو بیت النعیم میں اپنے فضل سے جگہ بخشے اور ہمیں اس صدمہ میں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

مرحومہ کا جنازہ دوسرے روز بروز جمعہ نو بجے ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء ایک کافی تعداد میں لاہور کی جماعت کے احباب نے بورسٹل جیل کوارٹرز میں پڑھا۔ اور ایک کثیر تعداد جس میں جملہ سٹاف بورسٹل جیل افسران و رفیق کار اور مسلم و غیر مسلم شامل تھے۔ قبرستان واقعہ شیر شاہ متصل بورسٹل جیل تک گئے۔

خاکسار:۔ مرزا حاکم بیگ گڑھی شاہدولہ گجرات حال لاہور

ایک احمدی نوجوان کا انتقال پُرملال

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

افسوس صد افسوس میرے بھائی میر احسان اللہ صاحب جن کے نام سے الفضل جاری تھا۔ اور انٹر میڈیٹ کے امتحان میں مارچ کی اکیسویں تاریخ کو بیٹھنے والے تھے۔ ۱۱ مارچ کو مرض نمونیا سے بیمار ہوئے اور چھبیسویں تاریخ بروز جمعہ صبح انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ برادر مرحوم الفضل خود شوق سے پڑھتے اور کالج میں دوسروں کو پڑھواتے تھے۔ پھر میں خود پڑھتی اور اسکول میں اپنے ساتھ کی لڑکیوں کو پڑھواتی تھی اگرچہ یہاں کے مسلمان احمدیت کے سخت دشمن تھے تاہم الفضل کے پڑھنے والے اچھا اثر لیجاتے تھے اور سلسلہ کی خبر غیر احمدیوں میں پھیلتی تھی۔ میں نے بھی اسی سال .C .L .H .Y کا امتحان دیا ہے آخری امتحان پریکٹیکل کیمسٹری کا جمعہ کے دن تھا۔ مگر اس دن بسبب انتقال برادر عزیز امتحان میں بیٹھ نہ سکی۔ برائے خدا میری کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے برادر عزیز کے انتقال پر اگر الفضل بند ہو گیا۔ تو ہم سب اندھیرے میں رہ جائیں گے۔ سلسلہ کی خوشکن خبروں سے محرومی ہمارے لئے موت ہے۔ لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ حسب معمول برادر عزیز مرحوم کے نام سے ہی جاری رکھ کر مجھے اور دیگر متعلقین کو ممنون فرمائیں گے چونکہ میرے والدین غریب ہیں میں بھی گورنمنٹ کی اسکالرشپ کی مدد سے تعلیم پاتی ہوں۔ تاہم جیسا کہ میرا بھائی اپنے وظیفہ میں سے الفضل کے لئے آٹھ آنہ ماہوار نکالتا تھا۔ اسی طرح میں بھی اپنے وظیفہ میں سے نکالا کروں گی۔ اور یہ ماہی چندہ ادا کرتی رہوں گی۔

خاکسار:۔ ہدایت النساء از مدراس

اعلان نظارت تالیف و تصنیف

مولوی عبد الرحیم صاحب ایم۔ اے۔ امام مسجد لنڈن نے ایک انگریزی کتاب "دی اسلامک کیلفیٹ" شائع کی ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے مسئلہ خلافت پر جس قدر موٹے موٹے اعتراض منکرین خلافت کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اس میں ان کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ موجودہ فتنہ مخرجین کے انسداد کے لئے یہ کتاب نہایت عمدہ ہے۔ انگریزی خوان احباب اس کو پڑھ کر فائدہ حاصل کریں۔ یہ کتاب قادیان سے میسرز سلطان برادرس سے ۴ر میں مل سکتی ہے۔ محصولڈاک علاوہ ہے

ناظر تالیف و تصنیف

ضرورت محتسب

نظارت امور عامہ کو محتسب کی آسامی کے لئے ایک قابل ایل۔ ایل۔ بی دوست کی ضرورت ہے۔ اس آسامی پر متعین ہونے والے دوست کو مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کے under Training رکھا جائیگا۔ اگر انہوں نے اپنی قابلیت اور اہلیت کا تسلی بخش ثبوت دیا۔ تو ان کا حق سمجھا جائیگا۔ کہ مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کی آسامی خالی ہونے پر ان کو اس آسامی پر ترقی دی جاسکے مطلوبہ قابلیت رکھنے والے اور خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ضروری مصالحہ کے ساتھ جن سے ان کی قابلیت واضح ہو سکے۔ اعلیٰ عہدیداران جماعت متعلقہ کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ تنخواہ ساٹھ روپے ماہوار
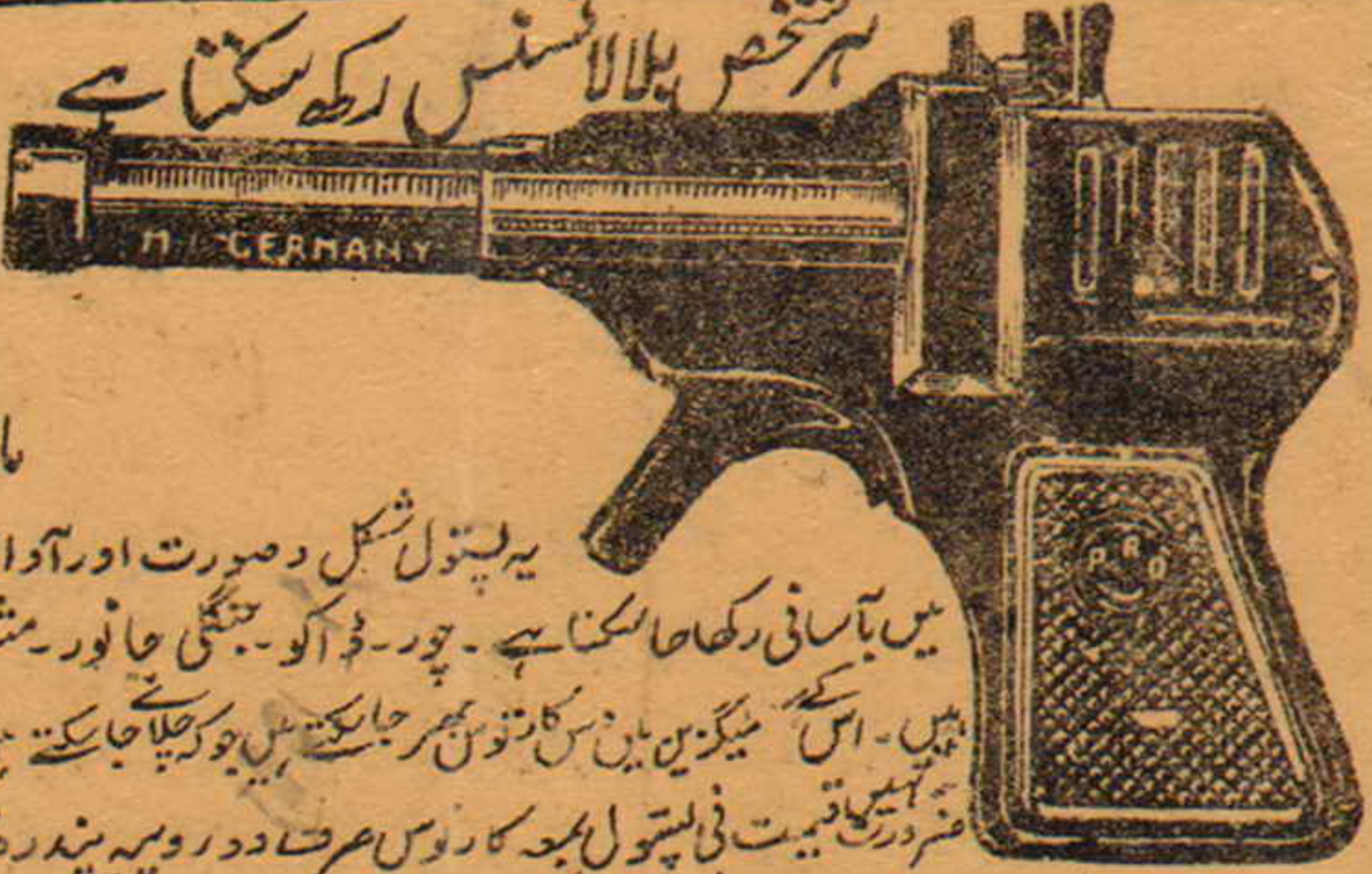
وصیت نمبر ۵۸۲۲

منکہ برکت بیگم زوجہ مرزا قدرت اللہ صاحب قوم کشمیری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۳/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد ایک ہزار حق مہر ہے۔ جو کہ میں اپنے خاوند سے لے چکی ہوں اور دو ہزار روپیہ نقد میرے پاس موجود ہے۔ اس کل ۳۰۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس تین ہزار کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کردوں۔ تو وہی ادائگی منصور ہوگی۔ العبد برکت بیگم موصیہ ۶/۳/۳۷

گواہ شد۔ مرزا قدرت اللہ بقلم خود

گواہ شد:۔ میمونہ صوفیہ بقلم خود۔

ویدک یونانی دواخانہ دہلی کا

موسم گرما کیلئے بہترین تحفہ

شربت مفرح

تربوزوں کا رانی — تربوزوں کا تاج

موسم گرما کا یہ بےنظیر شربت اعلیٰ درجہ کا مفرح مقوی قلب خوشذائقہ اور حدت خون کو کم کرنے والا ہے جو دل کی گھبراہٹ اور دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ دھوپ اور لُو کا مقابلہ کرنے میں بےمثل ہے ہلکے ہلکے بخار کیلئے نفع بخش ہے۔ پھوڑے پھنسیوں کے لئے مفید اور سوزش پیشاب اور جلن وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ ننھے بچوں کو موسم گرما میں پیاس اور دست آنے کی شکایت میں مفید ثابت ہوا ہے۔

قیمت

فی بوتل ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

(دوائی اٹھرا)

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ تشنج۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بےچراغ وتباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بےاولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ملاوٹی گھی کھانا اخلاقاً جرم ہے

جب کہ مغربی سائینسدانوں کا حیرت انگیز گھی کی شناخت کرنے کا آلہ ایجاد ہو چکا ہے۔ ہر ایک شخص بغیر کسی محنت کے ملاوٹی اور اصلی گھی کی شناخت کر سکتا ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے ؎ علاوہ محصولڈاک و پیکنگ۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ شرائط ایجنسی ۲/ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

واحد تقسیم کنندگان: چاولہ ٹریڈنگ ایجنسی علا۔ دینانگر۔ پنجاب

محض مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے

دو نایاب گوہر کوڑیوں کے مول

۱۔ بندش پیشاب کی دوا یہ مرض عموماً بڑی عمر میں لاحق ہوتا ہے۔ پیشاب بند ہو جاتا ہو۔ یا رک رک کر آتا ہو۔ جلن ہو۔ سوزش ہو۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے لاعلاج قرار دیکر سوائے سپکاری کے پیشاب نکالنے کا اور کوئی ذریعہ نہ بتلایا ہو۔ ایسے تمام مریض میری طرف رجوع کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پہلی ہی خوراک سے جو کہ پرچڑھا کر دی جاتی ہے۔ پیشاب خود بخود بغیر تکلیف کے جاری ہو جائے گا۔ مگر کلی صحت اور عمر بھر اس موذی مرض سے چھٹکارا پانے کے لئے پانچ خوراک کا استعمال ضروری ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ۔

۲۔ دردوں کی دوا بدن کے کسی حصہ میں درد ہو۔ گوشت میں ہو۔ ہڈی میں ہو۔ ریح کا ہو۔ بارنگن کا ہو۔ یا جوڑوں میں ہو۔ درد ہو خواہ کسی قسم کا ہو۔ مگر چوٹ کا درد نہ ہو۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کرنے سے انشاء اللہ کلی صحت ہوگی۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)۔ المشتہر

مرزا مراد بیگ احمدی گھدریالہ ڈاکخانہ کھر کا ضلع گجرات پنجاب

تریاق جمریان

سرعت انزال۔ وہات۔ رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سرنو جوان خوشرو بنانا۔ اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے۔ نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۵ راپریل۔ آج پنجاب اسمبلی میں قانون تحفظ مقروضین میں ترمیم کا بل پہلی خواندگی کے لئے پیش ہؤا۔ ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ نے اس بل کی مخالفت کی مسٹر منوہر لال نے بل پیش کرتے ہوئے تحریک کی۔ کہ مسودہ قانون ترمیم ایکٹ تحفظ مقروضین پنجاب کو ایک سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ بہت سے ارکان نے بحث میں حصہ لیا۔ سر سکندر حیات خان نے جوابی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس بل کا مقصد یہ نہیں کہ بڑے زمینداروں کی حفاظت کی جائے۔ اور نہ اس سے ایماندار ساہوکاروں کو نقصان پہنچانا مقصود ہے۔ بلکہ صرف غریب مقروضوں کی حفاظت کرنا ہے۔ آخر میں کہا۔ کہ آج ڈاکٹر نارنگ نے مسٹر منوہر لال پر نکتہ چینی کی ہے لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ جب اصل قانون پاس ہؤا تھا۔ اور ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ گورنمنٹ کے ممبر تھے۔ اس وقت انہوں نے کیوں اس بل کی حمایت میں ووٹ دیا تھا اس کے بعد مسٹر منوہر لال کی تحریک پاس ہوگئی

بیت المقدس ۵ راپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ فلسطین کی سپریم کونسل میں صرف ایک مسلمان ممبر باقی تھا۔ اس نے بھی آج کونسل کی رکنیت سے استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔

بمبئی ۵ راپریل۔ بمبئی اسمبلی نے گرم بحث کے بعد یہ منظور کر لیا ہے۔ کہ کرناٹک کو علیحدہ صوبہ بنایا جائے۔ اس وقت کرناٹک مختلف حصوں میں تقسیم ہے۔ شمالی کرناٹک صوبہ بمبئی میں ہے۔ اور جنوبی کرناٹک کا ایک حصہ صوبہ مدراس میں ہے۔ مسٹر کھیر وزیر اعظم بمبئی نے کہا۔ کہ زبان کی اساس پر صوبوں کی تقسیم کا سوال بڑا وسیع سوال ہے۔

لاہور ۵ راپریل۔ آج ڈی اے وی کالج کی ہڑتال کا چھٹا دن ہے۔ چالیس کے قریب گرفتاریاں ہو چکی ہیں آج صبح ہڑتالی طلبہ نے کالج پکٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہڑتالی طلبہ نے کالج کے لڑکوں کو روک لیا۔ کئی طلبہ باہر آگئے اس پر بھی ہڑتالی کالج میں داخل ہوگئے اور جو لڑکے امتحان دے رہے تھے ان کے پرچے اور قلم دواتیں چھین لیں پولیس کالج کے اندر مقیم ہے۔

کلکتہ ۵ راپریل۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں سی پی کے مسلمان وزیر مسٹر محمد شریف کا مسئلہ پیش ہؤا۔ مسٹر شریف اجلاس کے اختتام تک حاضر رہے۔ اجلاس کے خاتمہ پر سردار پٹیل۔ مولانا آزاد اور بابو راجندر پرشاد نے ان سے علیحدہ بھی تبادلہ خیالات کیا۔ سہ پہر کے اجلاس کے بعد مسٹر شریف نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ معلوم ہؤا ہے کہ ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ اجلاس میں فرقہ وار مسائل کے متعلق ایک ریزولیوشن کا مسودہ تیار کر کے گاندھی جی کے پیش کر دیا گیا ہے مسٹر گاندھی اس میں حسب ضرورت اصلاح کر دیں گے۔ اور اس کے بعد ریزولیوشن منظور کر کے شائع کیا جائے گا۔

لنڈن ۵ راپریل۔ کل دار العوام میں حکومت کی خارجہ پالیسی کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی۔ جس کے دوران میں بڑا ہنگامہ برپا ہؤا۔ لیکن تحریک ۳۵۹ اور ۲۵۰ آراء کے تناسب سے گر گئی۔ بحث کے دوران میں ایک موقع پر حکومت کے حامیوں نے مزدوروں کے ایک سابق وزیر مسٹر شنول کے طرز عمل کے خلاف احتجاج کیا۔ اس شور و شغب میں ایک آواز آئی۔ کہ "پولینڈ واپس چلے جاؤ" اس پر مسٹر شنول اٹھے اور ایک قدامت پسند ممبر کمانڈر باور کے منہ پر زور سے تھپڑ رسید کیا۔ اور کہا۔ کہ اس نے میری توہین کی ہے۔ میں برطانوی باشندہ ہوں۔ پولینڈ کا باشندہ نہیں ہوں۔ سپیکر نے کہا۔ کہ دونوں ارکان معافی مانگیں۔ چنانچہ دونوں نے معافی مانگ لی۔ اور معاملہ ختم ہوگیا۔

کلکتہ ۵ راپریل۔ وزیر ہند نے ایک اعلان کیا ہے۔ کہ انڈیا ایکٹ کے رو سے بنگال اسمبلی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ یونیورسٹی کے معاملات میں دخل دے معلوم ہؤا ہے۔ کہ حکومت بنگال نے اسمبلی میں ثانوی طریق تعلیم کے متعلق ایک بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن اس کے خلاف مختلف مقامات سے صدائے احتجاج بلند کی گئی تھی۔

کلکتہ ۵ راپریل۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر اڑیسہ کے قائم مقام گورنر کے تقرر کے سلسلہ میں حکومت نے کوئی تبدیلی نہ کی۔ تو ورکنگ کمیٹی وزارت اڑیسہ کو آئینی تعطل پیدا کرنے کی اجازت دیدیگی

پشاور ۵ راپریل۔ صوبہ سرحد کے کانگرسی وغیر کانگرسی ہندوؤں نے صوبہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب کے خلاف اس وجہ سے شورش شروع کر رکھی ہے کہ انہوں نے گورنمنٹ ہائی سکول کے ایک مسلمان ٹیچر کو ملازمت پر دوبارہ بحال کر دیا۔ اس کے خلاف الزام یہ تھا کہ ایک ہندو لڑکی کے اغوا میں اس کا ہاتھ تھا ہندوؤں اور سکھوں کے ایک وفد نے ڈاکٹر خان صاحب سے ملاقات کر کے اس اقدام کے خلاف احتجاج کیا لیکن انہوں نے بتایا۔ کہ میں نے خود اس ملازم کو بحال کیا ہے کیونکہ اس کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ معلوم ہؤا ہے کہ ہندو اور سکھ اب کانگرس ورکنگ کمیٹی سے ان کی شکایت کرنے والے ہیں۔

نئی دہلی ۵ راپریل۔ مرکزی اسمبلی کی مجوزہ لیگ پارٹی کی تنظیم آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی اور اس کے پارلیمنٹری بورڈ کے اصول پر کی جا رہی ہے۔ پارٹی کے ارکان ضبط و نظم کی سختی سے پابندی کریں گے۔ اور ان کے لیڈر مسٹر جناح کو اختیارات ڈکٹیٹری دیدئے جائینگے۔

ماسکو ۵ راپریل۔ آج روس میں مقیم جاپانی سفیر نے دفتر خارجہ روس سے احتجاج کیا۔ کہ روس کی طرف سے چینیوں کو مدد مل رہی ہے۔ روس کے وزیر خارجہ نے اس احتجاج کو ناقابل پذیرائی قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر روس کی طرف سے آزاد چین کو اسلحہ بھیجا جائے تو یہ کوئی جرم نہیں جب کہ کئی ممالک جاپان اور چین دونوں کو اسلحہ سے امداد دے رہے ہیں۔

لکھنؤ ۵ راپریل۔ کل یوپی اسمبلی کے سپیکر نے وزراء کو اس بنا پر سرزنش کی۔ کہ ان میں سے کسی نے بھی اسمبلی کے ایک ممبر کے سوال کا جس کے متعلق ایک ماہ سے نوٹس دیا گیا تھا جواب مرتب نہیں کیا۔ اس سے بیشتر بھی یہ سوال دریافت کیا گیا تھا۔ اور اس وقت بھی کانگرسی وزارت کے کسی وزیر نے جواب نہ دیا تھا۔ سپیکر نے وزراء کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ وزارت کا یہ طرز عمل ہاؤس کے متعلق منصفانہ نہیں۔

کلکتہ ۵ راپریل۔ معلوم ہؤا ہے۔ مسٹر گاندھی کی علالت کے باعث ہجلی کیمپ کے قیدیوں کو کلکتہ لایا جا رہا ہے تاکہ وہ ان سے تبادلہ خیالات کر سکیں۔ یہ بھی معلوم ہؤا ہے۔ کہ مدناپور جیل میں محبوس زنانہ قیدیوں کو بھی کلکتہ لایا جائے گا۔

لاہور ۵ راپریل۔ آج پنجاب اسمبلی میں سوالات کے دوران میں ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے فرقہ وار نوعیت کے سوالات کے جواب لینے پر اصرار کیا۔ واقعہ یہ تھا کہ بعض ممبروں کی طرف سے ایسے سوالات دریافت کئے گئے تھے جن کو وزراء نے فرقہ وار نوعیت کے سوال قرار دیا۔ ڈاکٹر نارنگ نے کہا کہ کس بنا پر فرقہ وار نوعیت کے سوالوں کا جواب نہیں دیا جاتا کیا ہاؤس میں اس مطلب کا کوئی ریزولیوشن پاس ہؤا ہے۔ نیز کہا۔ کہ اکثریت پارٹی من مانی کارروائیاں کرتی ہے۔ اس پر ان کے اور وزیر اعظم کے درمیان نوک جھونک ہوئی۔ آخر ہاؤس میں شور پڑ گیا۔ اور بہت سے ممبروں نے اٹھ کر بولنا چاہا۔ لیکن سپیکر نے کسی کو اجازت نہ دی۔

پیرس ۵ راپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ موسیو بلوم کے مجوزہ بل کو مالیہ کمیٹی نے ۲۲ کے مقابلہ میں ۲۸ ووٹوں سے منظور کر لیا ہے۔ فرانس کے عام حلقوں کا خیال ہے کہ دار الامراء بھی اس بل کو منظور کر لیگا۔ مگر سینیٹ اسے منظور نہ کریگی۔ پیرس کے اکثر اخباروں نے لکھا ہے کہ موسیو بلوم کی وزارت آئندہ جمعرات یا جمعہ تک ٹوٹ جائے گی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی